حضرت مولانا احمد رضا بجنوری کی وفات حسرت آیات

دینی و مذہبی اور علمی دنیا کا ایک اور چراغ بجھ گیا۔ حضرت مولانا احمد رضا بجنوری ۹۴ سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء کو حضرت مولانا احمد رضا بجنوری کا انتقال ہوا۔ جیسے ہی یہ خبر دفتر برہان میں پہنچی سب ہی رنج و غم میں ڈوب گئے۔ کیونکہ حضرت مولانا احمد رضا بجنوری کا تعلق، واسطہ اور رابطہ ادارہ ندوۃ المصنفین اور رسالہ برہان سے روز اول ہی سے رہا۔ ادارہ کے بانی مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمن عثمانی ؒ سے حضرت مولانا کا بھائیوں سے بھی بڑھ کر قلبی تعلق رہا۔ ایک تو ہم سبق ہونے کی وجہ سے اور دوسرے استاد محترم حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے چونکہ مولانا احمد رضا داماد تھے اس لیے استاد کے داماد ظاہر ہے بھائی اور بہنوئی ٹھہرے۔

اسی وجہ سے حضرت مفتی صاحب ؒ مولانا احمد رضا کو بہت ہی چاہتے تھے ان سے قلبی محبت اور لگاؤ رکھتے تھے۔ اور اسی رشتہ سے حضرت مولانا احمد رضا بھی حضرت مفتی صاحب ؒ کو بڑے بھائی کی حیثیت سے سمجھتے تھے۔ ہر معاملے میں ان کی رہنمائی کو اپنے لیے ضروری سمجھتے تھے۔

حضرت مولانا احمد رضا بجنوری عربی زبان کے زبردست عالم تھے۔ عربی پر خداداد عبور حاصل تھا اور اسی طرح اردو زبان پر بھی انہیں ملکہ حاصل تھا۔ ان کی عربی زبان اور اردو زبان میں زبردست تصانیف ہیں۔ ان کی مشہور و معروف کتاب انوار الباری (کئی ضخیم جلدوں میں) اعلیٰ درجہ کی علمی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ انہوں نے بلند پایہ تصانیف قلم بند کی ہیں۔ جسے زبردست علمی ذخیروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

ادارہ ندوۃ المصنفین اور رسالہ برہان حضرت مولانا احمد رضا بجنوری کے انتقال پُر ملال پر اظہار تعزیت کرتا ہے اور بارگاہ عالی میں دعاگو ہے کہ حضرت مولانا احمد رضا بجنوری کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین! ثم آمین۔ حضرت مولانا احمد رضا بجنوری کے پانچ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہیں جو ماشاءاللہ حیات ہیں اور دین و مذہب اور ملت اسلامیہ کی مختلف راہوں سے خدمت میں مصروف عمل ہیں۔